ISSN 2231-3249

New Voices

Multilingual International Refereed Journal of Multidisciplinary Studies

Volume - II Issue - VII Dec. 2014

Editor

Dr. Parvez Aslam

New Voices ISSN 2231-3249

فہرست

شمارہ نمبر	مضمون	مصنف	صفحہ نمبر
1	سردار جعفری کی شاعری میں وطنیت اور قومی یکجہتی کا تصور	ڈاکٹر صدیق محی الدین	1
2	میر غلام علی آزاد بلگرامی ۱۱۱٦ھ۔ ۱۲۰ھ	ڈاکٹر عبدالشکور قاسمی	8
3	۱۸۵۷ء کی پہلی جنگِ آزادی اور اُردو شاعری	سید عمادالدین اختر	11
4	(شیخ الاسلام حضرت مولانا) حسین احمد مدنیؒ	عبدالصمد	16
5	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ	عبدالصمد	20
6	ایک نمائندہ تنقید نگار: احتشام حسین	عافیہ عظمیٰ	2
7	پائندہ اقمار فکریات	ہاجرہ بانو	27
8	حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ بحیثیت محدث، فقیہ و مدرس	محمد عبداللہ خواجہ مین	31
9	حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فن اور شخصیت	محمد فرمان رفیق احمد عبدالشکور حسینی	36
10	ترقی پسند اُردو افسانہ اور اُردو افسانوں میں شہری زندگی کے مسائل	سیّد معراج علی	43
11	نئی غزل کے معتبر شاعر اشفاق انجم	محمد یاسین اعظمی	47
12	۱۸۵۷ء کی پہلی جنگِ آزادی اور اردو شاعری	سید امام الدین سید اختر	51
13	جودة الحياة النفسية وعلاقتها ببعض المتغيرات لدى عينة من أيتام مؤسسات الرعاية الاجتماعية في الجمهورية اليمنية	أ/صادق عبده حسن	57
14	الخصائص البدنية والفسيولوجية وعلاقتها بمستوى الأداء المهاري لطلاب كلية التربية البدنية والرياضية بالجمهورية اليمنية	حسام الدين غيلان سيف عون	65

(شیخ الاسلام حضرت مولانا) حسین احمد مدنیؒ

عبدالصمد

پیدائش۔ ۱۲۹۶ھ کو ضلع اناؤ کے قصبہ بانگر مؤ میں ایک ایسی شخصیت پیدا ہوئی جس سے قدرت کو مستقبل میں دین کا دفع اور حفاظت کا کام لینا تھا۔ اور جس نے تاریخ میں غیرت مند اسلام مجاہد کی حیثیت سے اپنا نام روشن کیا۔

تعلیم، آپ نے ابتدائی تعلیم ٹانڈہ میں پائی، ۱۳۰۹ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ کیا، جہاں سات سال تک تعلیم حاصل کی اور اس وقت کے باکمال اساتذہ مثلاً مولانا ذوالفقار علی، مولانا خلیل احمد سہارنپور (صاحب بذل المجهود)، مفتی عزیز الرحمٰن، مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی وغیرہ سے فیض حاصل کیا۔ اور خاص طور پر حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کی طویل صحبت میں رہ کر علوم ومعارف میں کمال پیدا کیا۔

درسِ حدیث۔ ۱۳۱۶ھ میں اپنے خاندان کے ساتھ مدینہ منورہ کا سفر کیا، اور وہاں شیخ آفندی عبدالجلیل بردہ سے عربی علوم حاصل کئے۔ اس وقت حجاز کے ادبی وعلمی حلقوں میں شیخ بردہ کافی شہرت تھی۔ پھر حرمِ نبوی میں درس کا سلسلہ شروع کیا، اور ۱۳۱۸ھ میں ہندوستان واپس آئے۔ دوسری بار ۱۳۲۰ھ کو مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور اب کی بار آپ کے درس نے وہ قبول عام حاصل کیا کہ حجاز کے کونے کونے سے علم کی پیاس بجھانے کے لئے لوگ ٹوٹ پڑے، اور آپ کی شہرت شرق اوسط، افریقہ، اور چین، اور دور دراز کے ممالک تک پہونچ گئے۔ آپ نے کتب متداولہ کے ساتھ ساتھ اب وہ کتابیں بھی پڑھائیں جو عرب و مصر کی یونیورسٹیوں میں داخلہ نصاب تھیں۔ جیسے "الاجرومیہ" ابنِ عقیل، شرعقود الجمان، بدیعیہ بن حجر، ملتقی الابحر، وغیرہ۔ آپ کے ممتاز شاگردوں میں عبدالحفیظ کردی، ممبر عدالتِ عالیہ، شیخ احمد بساطی، وکیل قاضی مدینہ، شیخ محمود عبدالجواد حاکم مدینہ منورہ، اور شیخ بشیر ابراہیمی، جزائری شامل تھے۔ آپ نے ۱۷ سال کتب اسلامیہ کا درس دیا۔ ۱۳۲۷ھ میں دارالعلوم دیوبند میں ناظمِ تعلیمات مقرر ہوئے۔ اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ صدر مدرس ہوئے۔ اور اپنی وفات ۱۳۷۷ھ تک اس منصب پر فائض رہے۔ آپ کا حدیث پڑھانے کا انداز عجیب وغریب تھا۔ لغوی مشکلات کو حل کرنے کے بعد حدیث کی صحت وضعف پر بحث کرتے۔ پھر متنِ حدیث کو اس طرح سمجھاتے کہ کوئی اشکال باقی نہ رہے۔ پھر مختلف روایات کے درمیان نظر آنے والے تضاد کو دور کرتے۔ اور مختلف ائمہ کے مذاھب، اور ان کے دلائل پر روشنی ڈالتے۔ فقہی مذھب کی راجحیت دلائل قطعیہ سے ثابت کرتے آپ کے درس کی خصوصیت یہ بھی تھی کہ آپ کثرتِ سوالات سے ذرا نہ گھبراتے۔ اور تمام ہی سوالات کے جوابات خندہ پیشانی سے دیتے تاکہ طالب علم پوری طرح مطمئن ہو جائے۔ اور اگر استشہاد کیلئے ضرورت پڑتی تو کلامِ عرب سے بھی ثبوت پیش کرتے۔ آپ کی زندگی پیہم عمل، مثالی زہد وتقویٰ کا نمونہ تھی اور اپنی تمام سیاسی گرمیوں کے ساتھ ساتھ طلبہ

عزیز کی علمی تشنگی دور فرماتے۔

جلالت علمی آپ کو تمام علوم وفنون منقول ومعقول میں درجہ کمال حاصل تھا حرم نبوی سے لیکر امروہہ، کلکتہ، سلہٹ اور آخر میں دار العلوم دیوبند میں نصف صدی تک صرف حدیث کا درس دیتے رہے اس لئے احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ آپ کے ذہن میں محفوظ تھا ہر طرح کے، سائل سے، متعلق احادیث ہمہ وقت متحضر رہتی حدیث کی مسلسل تعلیم وتدریس کی وجہ سے آپ پر اس فن حدیث کا غلبہ تھا درس کی خصوصیات کے سلسلہ میں بتایا جاچکا ہے کہ حدیث کے مفہوم کو دوسری احادیث پیش کر کے اس کی صحیح اور حقیقی مراد کو متعین فرماتے تھے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ذخیرہ حدیث پر پوری نگاہ ہو۔

قومی خدمات

حالات نے آپ کو سیاست اور خدمتِ انسانی کے میدان میں اترنے پر مجبور کیا۔ تو آپ نے قوم کی گردن سے طوقِ غلامی اتروانے کے لئے شیخ الہند کے ساتھ تحریک ریشمی رومال میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مسلمانوں میں غیرت ایمانی کی نئی روح پھونک دی نیز اس راہ میں مالٹا کی اسیری جہاد وقربانی کی وہ مثال قسم کی جو رہتی دنیا تک زندہ رہے گی۔ ۲۲/ جمادی الثانیہ 1919 کو جزیرہ مالٹا سے رہائی کے بعد ہندوستان واپسی ہوئی۔ تو آپ کی سیاسی اور دینی مشغولیات بڑھ گئیں اور آزادی ہند کے لئے آپ نے اپنے کاموں کی رفتار تیز کر دی۔ یہاں تک کہ آپ کی جدوجہد رنگ لائی اور ۱۹۴۷ء کو ملک آزاد ہوا۔ آپ کی سب سے بڑی خصوصیت اخلاص وتواضع، رحم وشفقت اور اعداءِ اسلام کیلئے غیرت وشدت تھی۔ چنانچہ دین کی حرمت پر آنچ آنے والا کوئی بھی واقعہ رونما ہوتا تو آپ اس فتنہ کے استیصال کے لئے کمر بندھ لیتے۔ بیعت عنفوانِ شباب میں ہی حضرت گنگوہیؒ سے بیعت کی تھی اور اپنے روحانی مرشد حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ سے بھی کسب فیض کیا۔ الغرض آپ عالم ربانی، محدثِ جلیل، اور قائد ومجاہد تھے۔ آپ کی زندگی صحابہ کرامؓ کی زندگی کا نمونہ تھی۔ عربی ادب اسی طرح عربی ادب پر کامل عبور تھا شیخ عبدالقدوس انصاری مدیر رسالہ ''المنہل''، مکہ مکرمہ نے اپنے مضمون میں جو شیخ الاسلام کی وفات پر تحریر فرمایا تھا اس میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ''قد سررنا کثیرا بقدومه و طلبنا اليه كما طلب الكثيرون ان يلقى علينا محاضرة دينية اجتماعية فار تجل محاضرة مسهبة فى المدرسة استمر يلقيها باا للغة العربية الفضحى زهاء ساعة و نصف الساعة۔ شیخ الاسلام جب سفر حج میں تشریف لے گئے اور مکہ مکرمہ میں حاضر ہوئے اس وقت کا واقعہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہمیں آپ کی تشریف آوری سے بے حد مسرت ہوئی بہت سے لوگوں کی طرح ہم نے بھی درخواست کی کہ آپ ہمارے سامنے دینی و اجتماعی خیالات پیش فرمائیں۔ یہ درخواست منظور کرتے ہوئے فوراً مدرسہ کے اجتماع میں ایک تقریر شروع فرمادی آپ کی یہ برجستہ تقریر نہایت فصیح عربی میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی عربی زبان کے ایک مشہور صحافی کا یہ اطراف اور زبان وبیان کی فصاحت کو تسلیم کر لینا اس بات کی سند ہے کہ عربی ادب اور عربی زبان پر آپ کو حاکمانہ دسترس حاصل تھی اور یہ تو امر واقع تھا کہ آپ

کی ثانوی زبان عربی ہو چکی تھی اٹھارہ سال عربی ہی اوڑھنا بچھونا تھی حرم نبوی میں درس کے زبان عربی تھی اور عربی ادب خصوصیت کے ساتھ مدینہ میں رہکر مدینہ کے معمر اور مشہور ادیب سے حاصل کیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ قیام دارالعلوم دیوبند کے زمانہ تدریس میں جب کبھی عربی ادب کا کوئی مسئلہ آجاتا تو آپ شہادت میں درجنوں قدیم شعراء کے اشعار پیش فرمادیا کرتے تھے جیسا محسوس ہوتا تھا کہ ابھی ابھی آپ نے ان شعرا کے دیوان کا مطالعہ فرمایا معانی وبلاغت

اسی طرح اور دوسرے وہ تمام علوم وفنون جو ہمارے مدارس میں پڑھائے جاتے ہیں ان پر بڑی تفصیلی نگاہ تھی اور جب اس فن کی کوئی گفتگو آتی تب ااپ کے جوہر کھلتے انھیں دیکھ کر اندازہوتا کہ جیسا یہی فن آپ کا خاص فن ہے اور اسی کا خصوصیت سے آپ مطالعہ فرماتے اس کی ایک جھلک مولانا حمیدالدین فراحہ پر کفر کے فتوے کے سلسلہ میں فن معانی وبلاغت کی جو تفصیلات آپ نے پیش کی ہے اس میں ملتی ہے ااپ نے معانی وبلاغت حسن لغیرہ حسن لذاتہ، انسب لذتہ، اور انسب امور خارجیہ کی تفصیل سے آپ نے ثابت کیا کہ مولانا حمیدالدین کے ان جملوں پر قطعی طور پر کفر کا فتوی عائد نہیں ہوسکتا۔ تصنیفات آپ کے درس ترمذی کو آپ کے ایک شاگرد مولانا محمد طاہر نے قلمبند کیا تھا، جو" المعارف المدنیہ" کے نام سے شائع ہوئے۔ نیز درسِ بخاری کے افادات بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اور ایک عربی کتاب "الردعلی من استحال المعراج الجسمانی" ہے جس میں شب معراج میں حضور ﷺ کے جسمانی ارتقاء کے منکرین کا رد کیا ہے۔

عربی نمونہ تحریر:-

"الردعلی استحال المعراج الجسمانی" میں منکرین جسمانی معراج کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

انک اذا تعمقت النظر فی هذ الامر من نقصان عقل ضآلة فی العلم ونظرت فی الحوادث والواقائع اللتی تترى صباحا ومسائا على مرأى منك فلا بد من ان يزول عنك الوهم والشك وتدرك خطأ العلم الطبيعي وفشل الفلسفة العقلية مما يعتمد عليه الجاهدون للمعراج الانسانى واذا ترى اى الانسان نال نصيبا من العقل والنصفة وله رغبة الى قبول الحق فى الكلام اللتى ثبوت المعراج الجسمانى للآثار النبوية ، واذاالقينا النظر على جملة مع وقع فى هذه القصة وما ذكرته الآثار ولاحاديث الواضحة الصريحة الصحيحة لا دركنا ان الامور اللتى اعترضت للنبى صلى الله عليه وسلم ليلة المعراج والاكتشافات اللتى تحققت كل ها تدل على..... الخ

وفات۔ ۱۲ جمادی الاولیٰ کو تین بجے کے قریب حضرت مدنیؒ واصل بحق ہو گئے جنازہ دارالحدیث دارالعلوم دیوبند میں لاکر رکھا گیا مظاہر علوم کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا ؒ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور ۱۲/ ۱۳/ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ (۶/۵/ دسمبر ۱۹۵۷ء کی درمیان شب میں اس خزینہ علم و معرفت کو مزار قاسمی میں سپرد خاک کردیا گیا۔[۱۴]

حوالہ جات:

۱) الجمیعۃ شیخ الاسلام نمبر، شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ از رشید الوحیدی وغیرہ۔

۲) اکابرین علماء دیوبند، مولانا محمد زکریاؒ

۳) دارالعلوم احیاء دین، مولانا اسیر ادروی

۴) تاریخ دیوبند، سید محبوب رضوی

۵) آزاد ہندوستان میں عربی زبان وادب، ڈاکٹر محمد ارشاد ندوی نوگانوی

Dr.Abdul Samad

Asst.Prof.Department of Arabic Milliya College Beed (MS)

ڈاکٹر عبدالصمد

اسسٹنٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف عربی، ملیہ کالج، بیڑ (مہاراشٹر)